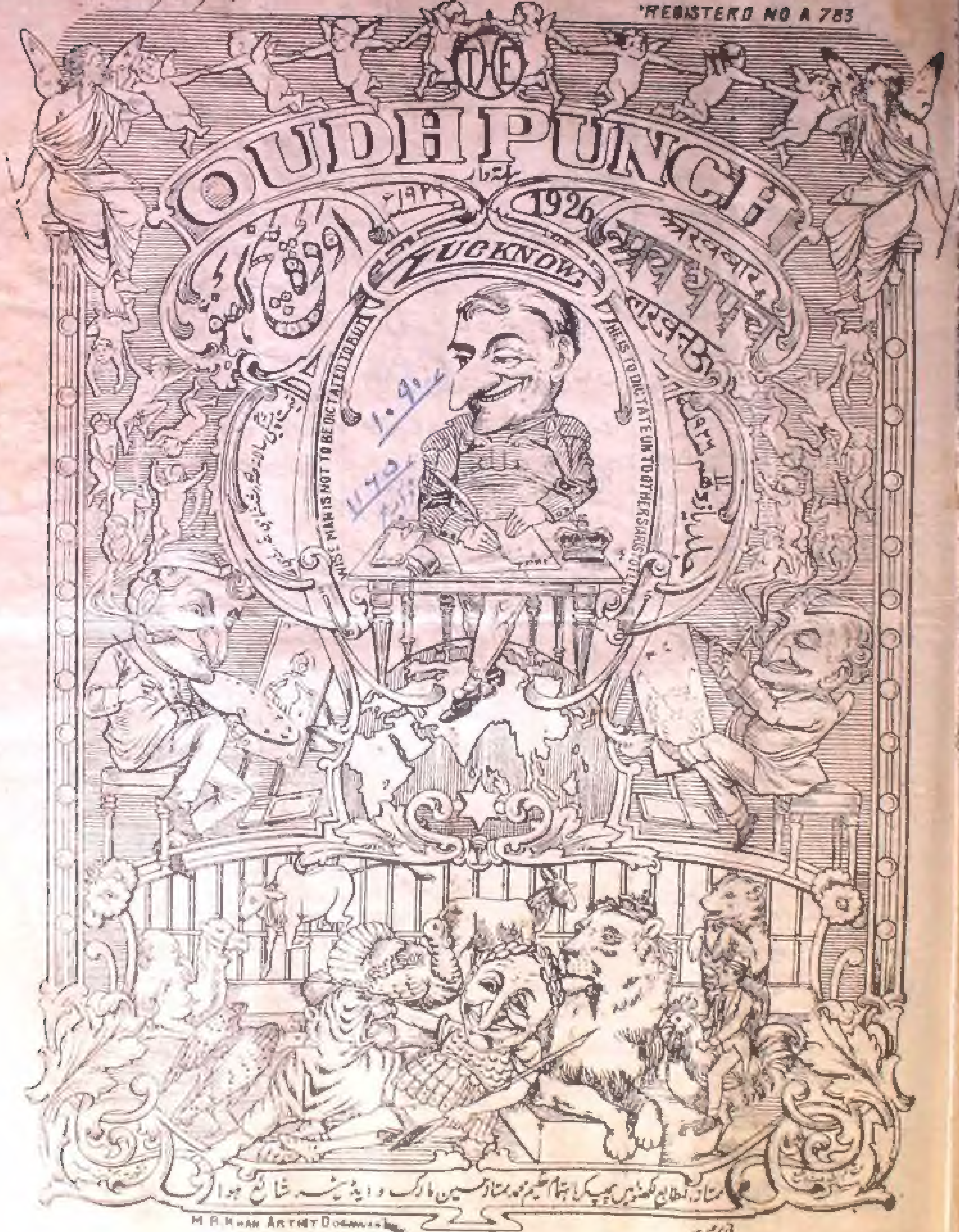
رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERED NO A 783



ضعیفی دور کرنے کی تدبیر

مع ۲۳ تصاویر

[illegible] نہیں سکتا لیکن امریکہ [illegible] نے ضعیفی دور کرنے کی ترکیب نکال [illegible] [illegible]

ملنے کا پتہ

سکو سنچارک کمپنی متھرا

آپ بالکل غلطی پر ہیں

[illegible]

ویدشاستری پنڈت شنکر گووند جی جام نگر کاٹھیاوار

ایجنٹ [illegible] چوک لکھنؤ

شاعری جزویست از پیغمبری

لکھنؤ کے مشہور [illegible] [illegible]

قیمت [illegible] علاوہ محصول

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

فائدہ نہ ہو قیمت واپس

حبوب لقمانی

ایک گولی کھانے کے ایک ہی گھنٹہ بعد قوت ...... اور ہم ساک میں وہ غضب کی ترقی پیدا ہوتی ہے کہ عجیبی ہوتی ہے لطف صحبت دو گھنٹوں رہتا ہے۔ مزید یہ کہ اگر کمزور بھی ہونگے تو کسی طرح کی تکان نہ معلوم ہوگی بلکہ دم بدم ...... میں اضافہ ہوتا رہیگا۔ جب تک ترشی نہ چکھینگے فراغت نہ ہوگی بعد فراغ ایک گولی کھالیں تو کمزوری اور تکان رفع ہوکر طبیعت پھر تازہ ہوجائے گی اور پھر دوبارہ وہ قوت پیدا ہوگی ہر مرتبہ پہلی سی قوت ہوگی۔ فی درجن [illegible] تین درجن چار روپیہ۔

منیجر دواخانہ عظمت العلاج لکھنؤ

فائدہ نہ ہو قیمت واپس

روغن لقمانی

یہ روغن نہایت مفید ہے ایک ہی قطرہ ... لگا کر ...... وہ لطف حاصل ہوتا ہے کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہیں رہتی معشوقہ سو جان سے فریفتہ ہو جاتی ہے زن و شوہر کے تعلقات کو حقیقی معنوں میں عشق کے درجہ تک پہونچاتا ہے بوجہ زیادتی لطف عاشق و معشوق نشۂ شباب میں چور ہو کر تھوڑی دیر کے لیے مست اور بیہوش ہو جاتے ہیں اگر آپ نے اب تک استعمال نہیں کیا تو گویا دنیا میں آپ نے کچھ دیکھا ہی نہیں۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ محصول ۶؍ اگر کوئی دوا جب تجربہ ثابت ہونے پر واپسی قیمت کی شرط۔

منیجر دواخانہ عظمت العلاج لکھنؤ

علمی خزانہ

ہم نے نہایت کوشش سے کتابوں کا ایک بڑا ذخیرہ جمع کیا ہے جو کتابیں شائقین کو کہیں دستیاب نہ ہوتی ہوں وہ ہماری ایجنسی سے طلب کریں علمی کتب کا بھی کافی اسٹاک موجود ہے اس کے علاوہ ہمارے یہاں سے لکھنؤ کے مشہور اشیاء مثلاً چکن۔ شال۔ تمباکو۔ زردہ۔ عطریات۔ بہ کفایت روانہ کیے جاتے ہیں۔ فہرست طلب کیجیے مفت روانہ ہوگی۔

المشتہر

ینگ مین جنرل ایجنسی

دلارام منزل چوک لکھنؤ

جلد ۱۱ نمبر ۲۹

مضامین غیر

پنجشنبہ ۵ - اگست - سنہ ۱۹۲۶ء

الموسمیات

گرمی کی حقیقت کوئی کیا پہچانے — محرور مزاج اسکی تیزی جانے
ہم سوز نہانی کی خبر لاتے ہیں — کہتے ہیں ابھر ابھر کے گرمی والے

دیگر

ہے قول مرا بہت کہ صدیق ہون مین — اب جان سے بیزار بہ تحقیق ہون مین
ہر ایک بن مو سے عرق کھنچتا ہے — انسان کہان اب تو قرابیق ہون مین

دیگر

منہ ہے بھٹی کا یا دہن ہے میرا — بگڑا گرمی سے سب چلن ہے میرا
ہر اک بن مو سے بجا پا بلبلتی ہے — کوہ آتش فشان یہ تن ہے میرا

دیگر

جنگل کوئی ایسا نہ کٹہرا ہو گا — یون زخم جگر بھی نہ بھرا ہو گا
جو جلد کی گشت انو زمیون سے ہے بنی — ایسا تو نہ گھونڈیکا گھر ہرا ہو گا

دیگر

جو فصل جلن مین آئی خرسند آئی — ہر اک کے لگاتی ہوئی پیوند آئی
برسات مین کپڑون کی نہ پوچھو حالت — نکلا جو پسینہ تو بسا ہند آئی

راقم از بیزار

رباعیات

گرمی تھی کل اگر تو برسات ہے آج — ہر سمت ہے سبزہ و راز کیا بات ہے آج
ہین نغمہ سرا خوب گوہیا کے نواب — وہ تان ہے تان سین کو مات ہے آج

ہر سمت گرہیا کے نوابون کا ہے راج — وہ کون ہے جو انکا مقابل ہو آج
جس گڑہے مین جا بیٹھے وہی تخت — ہر اک سے ایک ایک کے قیصر ہین خراج

گرمی کی ساری گرما گرمی ہے ہیچ — ہے ذات کمینی اور بدمہری ہے ہیچ
کچھ دن تو دکھائیگی مزا یہ برسات — ساتھ اوسکے اوسکی سب کو کری ہے ہیچ

برسات بھی کم نہین ہے گرمی سے ہیچ — دلدل تھی جو گرمی تو یہ سمجھو تم کیچ
پھر بھی ہے شکر تو ہے تو جان بچی — پانی نعمت ہزار ہیکر یہ ہیچ

گرمی کی سختیان سہی ہین آہ وخ — تکلیفین ہمکو ہو رہی ہین آہ وخ
کہہ سکتی نہین زبان قلم کی کچھ بھی — دھارین جو پسینے کی بہی ہین آہ وخ

ہر اک بن مو مین گرمی کی تھی اک سیخ — جس طرح سو رسون مین ہو دانتو نکی بیخ
ہے شکر کی جاکہ اب نہین اوسکا زور — برسات نے آکے کاٹی ہے اوسکی بیخ

کہتے ہین غوک روز یہ بادل شاد — جاندار دنیا مین پہلے ہے ہماری بنیاد
انسان نہ تھے تو اسکے مالک ہم تھے — تھا اپنے ہی قبضہ مین یہ سب کون و فساد

ہر اک کو اس جہان مین ہیتے ہین پند — مل جل کر سب رہو نہ ہو بچے کی گزند
ہم سب کی طرح تم ایک بولی بولو — یہ جنگ و جدل بھلا تمہین کیون ہے پسند

(ندیم)

اپنی اپنی سمجھ

لوگون کی یہ رائے ہے کہ شعرا پر انکم ٹیکس (income tax) نہ لگایا جائے مگر شاعر ہین کتنے ؟

پنچ :- ابھی تکے سیر ہین اور وزن بے وزن ہر جا دہ پر شاعری کی جنس بیچتے پھرتے ہین !

ایک مولوی صاحب کو اور ون کی طرح محرری کرنے کا شوق ہوا - ایک دفتر مین بڑے صاحب سے ملے - اتفاقاً ایک جگہ خالی تھی - مگر قبل اسکے کہ وہ جگہ انہین دیجائے بڑے صاحب نے جمع کا ایک سوال مولوی صاحب کو امتحاناً دیا -
وہ بہت محنت کے بعد سوال حل کرکے لے گئے -

"لیجئے - مین نے اس سوال کو دس مرتبہ کیا ہے ؟"

"واہ کیا خوب - تب تو سوال کا جواب بالکل ہی ٹھیک ہوگا "

"جی ہان - دسون جواب الگ الگ موجود ہین "

مولوی صاحب کو آجتک یہ نہین معلوم ہوا کہ وہ جگہ انہین کیون نہین ملی -

---

کسی پروفیسر نے ایک ماہوار رسالہ مین ایک مضمون چھپوایا - ایڈیٹر صاحب نے خاتمہ پر پروفیسر صاحب کا نام چھاپ دیا حالانکہ اجازت نہ تھی مضمون نگار نے شکایت کی تو دوسرے مہینے کے پرچے مین ان الفاظ معذرت کی " وہ نام غلطی سے چھپا تھا کیونکہ پروفیسر صاحب کی ہدایت نہ تھی " تماشا لوگون کو مضحکہ

کو نام اور کاٹ معلوم ہوا ہوگا اخبار اور مضمون نویس کو نام زمانہ جانتا ہے!! (بچپن)

اچھا تو پھر کچھ تم ہی بتاؤ

مسلمان اور تفرقہ جیسے دونوں نقیض متراوف ہیں۔ نتنہ اہل نجد بپا ہوتے ہی اہل اسلام کی آنکھیں اسلامی سلطنتوں کی طرف پھرین ترک، افغانستان اور مصر کے ساتھ ہی ایران پر بھی للچاتی ہوئی نگاہ پڑ گئی۔ اور کسی کی زبان سے نکل گیا کہ

تم بھی تو میر صاحب وقبلہ نقیر ہو

رسول اور اہل بیت کے مزارات بچانے میں ہمارا ہاتھ بٹاؤ۔ بات بیجا نہ تھی۔ مگر تفرقہ صاحب نے یہان بھی انگلی دکھائی اور بعض حضرات ایک مرتبہ نیند سے چونکے تو کہنے لگے۔ یارو یہ کمبخت ہے رافضی اگر آرام گیران بطوزیدی پر عداوت وبغض کی راہ سے چوٹ کر بیٹھا تو بری ہوگی لہذا اسکی صلاح کرنا اچھا نہیں۔ پیچ لی اور ہزار شکست کھائی۔ حالانکہ یہ بحث مسلمانوں کا دل آجنٹ کرنے کی ایک تدبیر تھی لیکن او نکھنے کو ٹھیلے کا بہانہ بہت ہے۔ جن اہل جرائد نے ایران کی طرف ابتداءً رجوع کی تھی او نھوں نے اپنے ارادے سے رجعت کی اور سون کھینچ گئے۔ خدا بھلے ہمارے شیعہ بھائیون کا انھون نے پھر بھی حکومت ایران کو تار پر تار لگا مارو نے شروع کردیئے حال یہ ہے کہ حکومت ایران ابھی تک رہتی ہے چھوٹا سامنے بغیر پڑوسے سے پاؤن نکال نہین سکتی۔ ایک چھوٹا سا دھڑکا تو یہی لگا ہوا ہے کہ خشکی سے جانے میں عراق حائل ہے اور تری کا سامان (جنگی جہاز وغیرہ) پہلے ہی سے ابتر ہے۔ ڈیڑھ دو ہزار میل سمندر تو قبضے میں ہے لیکن بندرگاہوں پر کوئی قلعہ نہین۔ یہ بھی ممکن ہے کہ میان جات پل کر ملک مین غلاما رین۔ پھر بھلا فریاد رسی کر نگے کا خواب نہین تو اور کیا ہے۔

"سمجھ بچھتائے"

آخر "رئیس الوزرائے ایران" کو ایک تدبیر سوجھی اور او نھون نے گئے ہاتھوں ایک اعلان شایع کر دیا۔ اعلان کا یہ کو چیل جلوز ہے آپ فرماتے ہین کہ۔ حرمین شریفین سے جمیع فرق اسلامیہ کو تعلق ہے۔ کوئی مخصوص فرقہ اوس پر تنہا قابض ہنے اور دوسرونکو اپنے طریق پر فرائض حج وزیارت ادا کرنے سے منع نہین کر سکتا لہذا تمام مسلمانان عالم سے درخواست ہے کہ وہ ایک موتمر مین شریک ہون جس کا انعقاد ایران مین مقصود ہے ہم اون سے کہین گے کہ۔

"اچھا تو پھر تمہین کوئی تدبیر بتاؤ"

مگر سوال یہ ہے کہ اس آواز پر "لبیک" کہنے والا کون ہے۔ "لبیک" کی صدا آئیگی تو صرف تفرقات ہندوستان کی طرف سے جو ہین لاوارث



سرمایہ دار۔ دیکھو فلان خریدو ورنہ ... نہین جاؤ گے

زہ بل ہے یہان نہ انجم بل ہے

ترک اپنا سفیر مقرر کر چکے۔ یعنی حکومت اہل نجد او نھون نے تسلیم کر لی۔ پہلے نہین کی تھی تو اب موتمر حجاز مین شریک ہونے کے بعد تسلیم کرنا پڑی۔ طاؤس مصر نے خلافت لینے کی دل مین ٹھانی تھی مگر ڈوزن دیکھ کے مرجھا گیا۔ عمل چھوڑی نمائندہ بھی اور وکیل بھیجدیا۔

افغانستان بھی علیٰ ہذا القیاس۔ سفارت کے تعلقات قائم کر چکا۔

اب ایرانی موتمر مین کو ن آ کے ریزولیوشن

البتہ پیش ہو سکتے ہین مثلاً۔

(۱) یہ موتمر تجویز کرتی ہے کہ ہر ایک مسلمان صبح کو بستر سے اوٹھتے ہی سو کام چھوڑ کے شیعہ راجہ صاحب آف نچپور کے "موت تو مر" (سو مرتبہ)۔

(۲) بارہ بجے شب کو ایام بیض (۱۲ و ۱۳ و ۱۴) تاریخ اولی مین تنہا ہر شخص کوٹھے پر کھڑا ہو اور نجد کی طرف منہ کرکے "منہ چڑاے خوب گھوے" دانت کٹکٹائے اور کہے۔

"اللہ کرے اس بدمذہب کے تن بدن مین ہاتھی برابر کیڑے پڑین" سچ پوچھئے تو یہ بھی امید نہین کہ اس قسم کی تجویزین بھی باتفاق پاس ہو جائینگی۔ کیا معنی کہ مقابلہ اہل نجد ہندی مسلمانون کے دو گروہون کے درمیان تکذیب وتصدیق پھر اقرار وانکار پھر اثبات ونفی کے ونڈ وتعب ہمیشہ جھولا جھولتے رہین گے اور بیان کے جرائد خود بھی دو فصلون دکھا کے خلائق کو بہکاتے رہین گے۔ ان یہ موتمر بھٹے مراحل ومنازل غریب ایران کا بھلا ہو رہیگا۔ خیر یہی فائدہ بہت ہے۔

"یارو کچھ تمہین تدبیر بتاؤ"

راقم دل جلا شیعہ

ایک کہنہ اخبار نویس کی گزارش

ہم تو ڈوبے ہین صنم تم کو بھی لے ڈوبینگے

آپ تو مین جبلکہ مگر ہین اچھی طرح یاد ہے۔ مزارات کمپنیان اس دم وامید کے ساتھ کھولی گئین کہ ہر سال ایک ہزار سالانہ منافع تقسیم کیا جائیگا۔ حصے بکے دفعتہ صدا آئی "ہمین چھینا تا" شیشہ ٹوٹا شیرو بگیا۔ شرکا منہ دیکھ کے رہ گئے۔ ٹھنڈی سانسین بھرتے سینہ پر ہاتھ رکھے دفتر مین کھڑے ہین۔ چادر کی وسعت دیکھ کے پاؤن پھیلانے والے کوئی آسانی آفت اگر بیت نہ پڑے تو اپنا کام چلا لیتے ہین۔ اور اس کام مین پائداری بھی ہوتی ہے۔ دو تین فیصدی سالانہ منفعت سہی مگر ہے تو۔

بجا سگے جوت کی لنگوٹی بہت ہے۔

یہی حال اون جرائد کا بھی ہے جو پہلوان عادی کا تمر سے دیا و حریر کی پوشاک پہن کے نکلتے ہین اور قیمت رکھتے ہین ایک خر مہرۂ زرد پشت دریدہ۔ انکا حشر یہ ہوتا ہے کہ پہلے پوشاک بدلتی شروع ہوتی ہے اطلس کی جگہ تنزیب ہوئی تنزیب سے تنزل ہوا تو مارکین تک نوبت پہونچی مارکین سے مانا پھلام اور اسکے بعد اللہ کا نام۔ چار دن کی چاندنی پھر اندھیرا پاکھ ہے

وہ جو بیچتے تھے دوائے دل وہ دکان اپنی بڑھا گئے

نہ تصویروں کی دلالی نہ کاغذ کا روپ نہ تن و توش ہے

وصل کی شب مرغ سحر بولا اور شا گلزون کو ان

اوڑ گیا پاس سے وہ رہ گیا مین لٹروں ٹون

آپ کا پرچہ صحیح وقت پر شایع نہین ہوتا کاغذ اچھا نہین ہے۔ ذرا پتلا ہے موٹا نہین ہے۔ دام حیثیت سے زیادہ ہین۔ فلان پرچے کو دیکھئے آخر ہم وہی کیون نہ لین وہی خریدار صاحب جو دوسرون سے اس عذر پر بگٹ کر بیٹھے تھے اب بیٹ بگڑے جوتے اور صحیح المعاملہ اشخاص پرنہ کی آتے ہین کہ حضرت دنیا مین کس کا اعتبار کیجئے۔ فلان پرچہ نکلا تھا چار ہفتہ اوسکی زیارت ہوئی اب دو سال سے انتظار کی گھڑیاں شب ہجر کی طرح آنکھوں مین کٹ رہی ہین ہے

غضب کیا ترے وعدے کا اعتبار کیا

تمام عمر قیامت کا انتظار کیا

بس کیا کہین ہم تو دل کے کڑوے اور اقدر نے کے پچھتائے ہے

صبر آنکھو نہ آتا ہے وہین سے کوئی ٭

ڈھونڈھ لائے تجھے اے حسرت کہین سے کوئی

اب ان سے کون کہے کہ حضرت اتھوڑی بہت عقل ہمین بھی خدا نے دی ہے۔ ہم بھی چند روز محمد ہ کاغذ اور اچھی لکھائی چھپائی یا تصویرون کا تماشا دکھا سکتے ہین۔ ادھر و دھرت پے سرو پا مضامین نظم و نثر اور بے نتیجہ خبرین جمع کر لینے کا سلیقہ ہمکو بھی ہے بجز فرمائش مشتہر۔ اشتہارات چھاپ دینا اور بصیغہ بالجبر مشتہرین کو دھمکیان دیتے رہنا یا خوشامدین کرنا کہ حضرت چار کی جگہ دو ہی سہی کچھ تو دیجئے ہمین بھی آتا ہے۔ مگر خریدار عشاہین یہ صحیح پیشلن قائم نہین رہ سکتی جب تک ایک لاکھ خریدار نہون خریدارون کا تو یہ حال ہے کہ ایک پرچہ ایک محلہ کے لئے کافی ہوتا ہے۔ ایک صاحب خرید فرماتے ہین کنبے بھر کو دکھاتے ہین شہر بھر کو گھر پر جمع کر لیتے ہین۔ ناراض ہوتے ہین تو قیمت ہضم کر جاتے ہین وی پی منگوا کے واپس کرتے ہین۔ جو پرچہ کسی خاص جماعت یا کسی خاص لیڈر کی حمایت نہین کرتا وہ دیکھنے کے قابل نہین سمجھا جاتا جو پرچہ خریدار صاحب کے غلط پہ املا مضامین نہین شایع کرتا وہ سو حتی ہے۔ ہمارے نزدیک دام لے مرنا خود مثل فضیحت دیگران رانصیحت ہے۔ ہم حساب آخرت سے ڈرتے ہین۔ کسی کی خوشامد کرنا عار ہے۔ کسی کو دھمکانا استحصال بالجبر ہے۔ پھر بھلا ہم لوگ کس برتے پر شان شوکت دکھائین۔ ہمین تو دنیا مین باقی رہنا ہے بشرطیکہ خدا خریدارون کو اس امر پر غور کرنے کی مہلت دے کہ سب دھان بائیس پنسیری نہین ہوتے۔ نا پائدار نمائش دکھا کے مال تال پر قبضہ کرنا اور پھر خریدار کو دھتا بتانا بازارون کا شیوہ ہے۔ ہو بیٹیان تو مرتی ہین بھرتی ہین۔ لہذا ان بازارون کے ہو بیٹیونکا مقالنسہ قیاس مع الفارق ہے۔ خوش معاملہ لوگون کو وہ سزا نہ ملنی چاہئے جو بد معاملہ لوگون کو دی جاتی ہے۔ ہمین دیکھئے ہم برابر وی پی واپس آنے کی کوفت سہتے ہین۔ مگر ہر وی پی منگوانیوالے کو بے ایمان و بد معاملہ نہین سمجھتے جس نے لکھ بھیجا۔ جناب اڈیٹر صاحب وی پی ۱۰ ماہ کے لئے بھیج دیجئے انشاء اللہ وصول کر لیا جائیگا۔ ہمنے فوراً پیکٹ بنوایا اور روانہ کر دیا۔ اب جا ہے دو روز بعد وہ سید عائشہ تھوتھائے متعوتھن نکلے "رفیوزڈ" "ناٹ کلیمڈ" "مکان ٹوپل" پیشانی پر لکھوا کے واپس آئے مگر ہم ہرگز ایسے خطوط کی تعمیل سے منہ نہ پھیرینگے۔

جانے جرمی رکھا رہ نہ بیٹھے گے کو ٭ کہو بات میری مُنہ سے عقلی قر بھیلو

بقلم۔ ایک شیا ہوتش خریدار زدہ اخبار نویس

کٹ پیس

(۱) محرم مین کوئی نیا دنگا فساد نہین ہوا لوگون کی سلامت روی کا شکریہ ادا کیا جائے یا پولیس کا؟

(۲) ایران غریب پر عجیب مصیبت ہے۔ غلے کی منڈیان کھلی ہین۔ لیتے آبادی ایسی پانیشین ہو گئی ہے کہ پولیٹکل امور مین انہاک نے بونے جوتنے کا خیال ہی دل سے نکال دیا ہے۔ تین چہارم زمین اسوقت بائر (افتادہ) ہے۔ نتیجہ ڈپلومیسی بنوشید پالیٹکس۔

(۳) دنیا بھر مین سب سے زیادہ خوش قسمت پرچہ لشانیا ٹائمس ہے جو چینی انگریزی جرمنی روسی لیٹالوی وجاپانی زبانون مین شایع ہوتا ہے اور ہر جگہ اسکی اشاعت ڈھائی لاکھ روزانہ سے کم نہین ہے اور دنیا مین سب سے زیادہ کم نصیب پرچہ روزنامہ "سربیا" ہے کہ اشاعت تو ہے چند صد مگر ابتدائے اشاعت سے تاحال اس کے سولہ کارپردازون مین سے نصف ضرور جیل خانے مین رہتے ہین ایک وقت ایسا بھی آیا کہ ان سولہ مین سے پندرہ آدمی سرکاری مہمان ہوئے ایک رہ گیا۔

(۴) خوے بد را بہانہ بسیار۔ کلکتہ مین ڈاکے اور لوٹ مار کے واقعات سے یونہی کوئی ہفتہ خالی نہ جاتا تھا اب ہندو مسلمانون کی نیا دنگی نے ان امکانات کو اور بڑھا دیا ہے۔ ڈاکو مزے سے لوگون کی چندیا سہلاتے اور بھیجا کھاتے ہین۔ ستم رسیدہ اگر ہندو ہوا تو الزام مسلمان کے سر تھوپا اگر مسلمان ہوا تو ہندو کے ماتھے۔ منڈھا جاتا مگر ڈاکو نہ مسلمانی دیکھتے ہین نہ چٹیا وہ تو جیب دیکھتے ہین۔

(۶) سچ کہا ہے کوئلے کی دلالی مین ہاتھ منہ دونو کالے۔ اس کالے دھن پر ہمارے جان و دل جان دیتے ہین کو لہ دیکھ لیتے ہین تو رال ٹپک پڑتی ہے مطلق آخرت کی روسیاہی کا خیال نہین کرتے وہین دھنا دیتے ہین جان کو کلا ہو۔ گوشوا ہے

کیا بجز گھر پڑا کر پانو دامن کے ہاتھ پہنچتے تھے اب خود
معمول بچے پھرتے ہیں جیسی کہ اوامر ہوتا ہے جب تھا۔ بس
سند میں کو ایک ہی لکھ دیتا ہے ضرورت ہے ہندوستانی
صاحبوں کی۔

(۵) اتوار و گرم ہے کہتے والسرائے جیسی بدل کریں
میں پھر بچے یہہ لگے بادشاہوں کی بھائی عجب ہے اس
یہہ ہے کہ ... والی جاہ کے پاس وہ دل بھی ہے جو انگلستانی
سلاطین کے پاس تھا۔ تو کہیں ہیں تو کیا لطف ...
سے تو یہہ وعدہ ہے کہ چند خوش پوشاک افراد کو دیکھ کے
... کی جھلک نظر آئیں ... جیکہ بیچ میں
ولایتی دل بھی موجود ہے۔ اقبال دل ... میں ... لگے
اور آنکھوں سے یہہ ... کہ انگلستان کے دہقان ابھی
حالت میں ... کے کسان۔ اون کے ... میں
یا ان کے ... پوشاک ... کی اور ...
کا آپ کو اعتبار ہے ... پھرتے ہیں۔
سوداگر ... از ... ۔

حکایت

وہ زمانہ بھی کیا زمانہ تھا جب ہمارے ... جگہ ...
نئے نئے وکیل ہوئے تھے اور انھیں ایک ملزم نے اپنا پیرکار
مقرر کیا تھا۔ اتفاق کی بات کہ ملزم نے جرم کا اقبال کر لیا مگر
انھیں کا برا ہو کہ وکیل صاحب پھر بھی ملزم کی براءت پر
زور دیتے رہے۔ بحث ختم ہونے کے بعد جج نے جیوری سے کہا۔
"حضرات جیوری تو ... جرم کے وقت موجود تھا۔ وکیل صاحب
موجود نہ تھے اب آپ کو اختیار ہے کہ ملزم کے اقبال کو
صحیح باور فرمائیں یا وکیل کی بحث کو۔
آج تک یہہ امر قابل بحث ہے کہ مجرم سچا تھا یا ہمارے
لارڈ صاحب بہادر۔ "... ..."

الخلیل کا دور جدید

اخبار الخلیل بجنور یوپی کی دوسے ... سے ... تھا ... اب مستقل انتظام
... ساتھ جاری ہو گیا ہے اور ... خواست
... کا ... قیمت سالانہ ... روپیہ ...
سال ... کے لئے ... مضامین کی تعداد ... کے لئے
مشتہرین کے لیے نادر موقع ہے۔
منیجر الخلیل بجنور یوپی۔

مشتے نمونہ از خروارے

آپ جو لکھتے ہیں ... کو حق لازم ہے۔ معترض
کے واسطے مسئول ہونا لازم نہیں ٹھیک اسی طرح
دنیا میں جتنے ... ہیں وہ بالقوۃ شاعر ضرور ہیں
یا بالفعل ہو جائیں اگر وہ تخلص رکھ دیں ایسی
... کے ساتھ تخلص کی دُم ... ۔
... ہو گیا کہ حضرت ... شاعر بھی ہیں۔
اور اگر تخلص کے بعد ... بھی منضم ہو تو پھر
سمجھ لیجئے کہ شاعر سانچے میں ڈھل کے کھرا ... بھی
... اب اگر ... شاعری ... اصل ...
... اس شاعری پر ایمان نہ لائے تو یقیناً
کشتنی گردن زدنی ... ہے۔

بعض محققین کا خیال ہے کہ جس روز الست ...
کی صدا عالم ... میں بلند ہوئی تھی تو اولاد آدم کا ... حصہ
جو ... پشت در پشت ... صلب در صلب منتقل ہو کے
... اپنے والا شاعر ... کی سند ... اسوقت
... ہو گئی تھی اور ... میں ایک نام ...
... ۔

... اُردو شاعری ... کیا از ...
... مرزا فارسی ... شیخ عربی ... تخلص
... ...
... ... ہندوستان ... وارد ...
حال ... ۔

... فارسی ... ...
... ... حقیقی ... ...
... ... حضرت ... کو ... بی اے
... کریں یا نہ کریں اسکول میں ... بی ... پڑھتے
... کی ... میں بیٹھے ... کھینچتے ہو
... یا خالی ... ۔ ...
اپنا مختار عام مقرر کرتی ہوں۔ اور لکھے دیتی ہوں
... ...
... ... کی نگرانی میں محنت ...
برداشت نہ فرمائیں۔ ... بھر حال ... ...
فرماں رہیگی۔

(۲) ... مقرر کی ... زبان ... و ...
... بندہ شعرا کے گروہ میں لیکن جب
... کی پابندی ... ہے ... میں ... لیا
ہے لہذا اب ... جیسی ... گرمی ... مایا ...
... ہے وہ سب ... کے ... کے
... جس طرح چاہیں استعمال میں لائیں ...
... ہرگز حق ... انکار نہ ہوگا۔

(۳) مختاران عام کو یہہ بھی حق حاصل ہے کہ ... ذات
خاص کے ساتھ ... منسوب ... مقرر کی ...
کر دیں یا ... لکھیں یا ... حقیقی بنائیں یا
... قرار دیں۔ یہہ سب کردہ مختاران ...
... کردہ ذات خاص ... مقرر کے کیا جائیگا۔
... بھی کردیں۔

(۴) مختاران ... اس امر کے بھی مجاز ہیں کہ ...
مقرر کو جہاں چاہیں اپنے ساتھ لے جائیں اگر ...
کریں تو ... کا حال ... ۔ لہذا یہہ چند کلمے
... مختار نامہ عام کے لکھ دیئے کہ سند رہے اور وقت
ضرورت کام آئے فقط۔

المرقوم روز الست بروقت خلقت آدم۔

پس اگر حضرت "... ..." اس ... مختار نامہ کے
رو سے اردو پر قابض و متصرف ہیں تو اعتراض
کا محل نہیں یہہ تو قانونی قبضہ ہے۔

منجملہ ان ... شمار افراد کے ایک فرد حضرت
... بی اے ... بھی ہیں آپ ... مختار بھی ہیں
وکیل بھی ہیں صاحب دیوان بھی ہیں۔ آپ کے
طبع زاد ... رسائل کی ... میں
... کے ... سے ... پنجاب تک ...
ہوتے اور ... کی ناظرہ ... کے کانوں میں
... کے ... کی طرح ... رہتے ہیں ...
... ۔

چنانچہ "بہارستان" ... میں آپ کی دو غزلیں
اتفاقاً نظر سے گزریں۔ ان میں سے بعض اشعار کے
معنی ... نہیں معلوم ہوتے غالباً یہہ ہماری سمجھ کا
قصور ہے ورنہ اردو پر آپ کو تو مختار نامہ کے ذریعے
سے پورا حق تصرف حاصل ہے۔ فرماتے ہیں ...



مستعفی:" ایسی تیسی میں جائے ایسی نوکری۔ جسے پا اپنی جان سے گئی کھانے والوں نے سوادنہ پایا!"

بیگم:" دور بھی جو نکھٹو آیا ہے وہاں سے نکتورے جتانے۔ میرا پونکار سے سلامت رہے!"

دل ہوا ہمین حاصل۔ درد مین فنا ہو کر عشق کا ہوا آغاز۔ غم کی انتہا ہو کر ذہن بلید نارسا کا سوال ہے کہ جب عشق کا آغاز ہی ہوا تھا تو یہ کمبخت غم آیا کہان سے۔ اور اسکی ابتدا کیونکر ہوئی؟ کہین "غم نداری بز بخر" پر عمل تو نہین ہوا! ابتدائے غم کا سبب جب تک مجہول ہے اوسوقت تک یہ نومولود (عشق) بن باپ کا بچہ خیال کیا جائے گا بچہ بھی جو انتہائے غم کے پیٹ مین سن یاس تک پہونچنے کے بعد قرار پایا۔ خیر صاحب آیئے اور زچاخانے کے گیت سنتے ہوئے آیئے ؎

بھلا کیوں آئیو مورے للوا

معلوم شد کہ غم بود وعشق نہ بود۔ اب ذری دل کی جانب التفات کیجیے۔ دل کہان سے نکلا اور کیونکر ہاتھ آیا! "درد مین فنا ہو کر" یعنے دل سے پہلے درد موجود تھا۔ پیدائش سے پہلے درد ہونا لازم ہے ہم نے بھی زچاؤن سے یہی سنا ہے۔ دونون کا ساتھ چولی دامن کا ساتھ ہے مسخرا بھاگ کے جاتا کہان؟ ہاتھ آہی گیا۔ مگر فنا ہونیکے بعد کیا ہاتھ آیا۔ (انچشاخ؟) فانی صاحب کی طرف سے یہ بحث کیجا سکتی ہے کہ درد آشنا ہونے سے پہلے جس چیز کا نام دل تھا وہ ایک لیسا ہنڈ گوشت کا لوتھڑا تھا جسے دل کہتے شرم آتی ہے۔ لہذا از دواج درد از دل وہ اس قابل ہو گیا کہ اُسے دل کہ سکین۔ مگر درد بھی عشق کا نتیجہ ہے غم بھی عشق ہی کا ناخلف فرزند ہے۔ عشق نہ تھا اور عشق کا مسکن دل نہ تھا تو درد آشنائے درد کیونکر ہوا۔ واہ رے اضمار قبل الذکر! باوجودیکہ "تبدۂ لبید الذہن" اس شعر کو مہمل کہنے پر آمادہ نہین بشرطیکہ اور کوئی طباع معنی طلب سمجھانے کی زحمت اوٹھائے۔

اور سنئے ؎

عمر خضر کے اندازہر نفس مین پاتا ہون
زندگی نئی پائی آپ سے جدا ہو کر

واہ حضرت۔ واقعی آپ نے فطرت کی خوب وکالت فرمائی ہے۔ خدا کی مار اس معشوق مردود پر کمبخت جونک تھا۔ لاسا تھا۔ آسیب تھا۔ بھوت تھا۔ لونا چماری کا ٹونا تھا۔ شیخ سدو تھا۔ بابجڑی کا سگا تھا۔ جان کو جو چپٹا تو پنڈ چھوڑنے کا نام ہی نہین لیتا تھا۔ لاکھ لاکھ رسیان تڑائین مگر ہر طرف سے رگید کے اپنے کوچے کے تھان پر کھینچ لایا۔ ایسے چچڑ معشوق سے ذہنی نفرت کے سوا رغبت ناممکن ہے۔ فراق وافتراق کے سوا اس تپ محرقہ سے نجات کا دوسرا کوئی علاج ہی نہ تھا۔ یقیناً جس شخص نے اس روگ سے چھٹکارا پایا اور اُس مردود کے ٹھنڈے بچپار دن مین نہ آیا اوسے عمر خضر ملنی چاہیے۔ بیش باد! خدا تا قیامت زندہ رکھے۔ اور تخلص کا اثر تخلص ہی تک محدود رہے۔ آمین۔ مگر اس کے ساتھ ہی! کاتب کو اس الزام سے بچایئے کہ اوس نے دوسرے مصرعے مین تحریف کی ہے اصل مصرعہ یون تھا ؎

زندگی نئی پائی آپ پر فدا ہو کر

پھر فرماتے ہین ؎

بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے۔ مرتے ہین نہ جیتے ہین
درد پر خدا کی مار۔ دل مین رہ گیا ہو کر

اسے کہتے ہین ردیف کی آراستگی۔ کیا چسپان ہوئی ہے۔ جیسے کہ ہامین گھانس۔ بالکل ہضم ہو کے جزو بدن ہو گئی ہے۔ واہ واہ سبحان اللہ کیون نہو۔ اگر دل کی قید نہ لگی ہوتی تو ہم کہتے۔ کسی سے انجیکشن دانتون مین لٹ دبا کے زیر آسمان گھڑی ہو کر بنجھ پانی مین ڈالے۔ زعفران سند ہین نہین تو "آرگٹ" ہی کی دو چار بوندین پلائے۔ مان، باپ! ہم منھ سے کہلوائے۔ گھر کے سب قفل کھلوائے۔ گھر اور در حدید کی انگوٹھی نہلائے اور عہد وقسم کھلوائے کہ اب جو درد ہونے والا کام کرے اوس پر خدا کی مار۔ مگر "دل" کی قید سے مجبور ہو گئے۔ واقعی درد ہے بڑی چیز چاہے کہین ہو منھ سے کوسنا نکلوا ہی چھوڑتا ہے پھر ایسا درد کہ نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے بقول بوانصیبن اور دائی کرین گے وہم تکو ہو گیا ہے۔ واقعی بگڑ کے بنے کاٹنے دعا تعویذ گنڈے ٹونے ٹوٹکے پڑھی ہوئی لونگ لکھی ہوئی پلیٹون کے چاہی نہین سکتا ہائے کیا بیکا وقت ہے۔ کہان "ہو کر" رہ گیا۔ اصل یہ ہے کہ ؎

داغ عشق نداری بہانے زلعت میرس
کہ این معاملہ با خاطر پریشان نیست

ہمدرد وہی خرید سکتا ہے جس مین بل بوتا ہو۔ ایسے چھوٹون کے مان کی بات نہین ؎

موسیٰ باید کہ پائے دل بند بردار عشق
بو الہوس ہنشین کہ راہ کوچہ دلبر از پیست

عشق حقیقی کے سودائی اس درد کی تلاش کرتے اور دل مین جگہ دیتے ہین جن کا درد بڑھتا ہی رہتا ہے اور بڑھتے بڑھتے دوا ہو جاتا ہے محروم ہی اصفہانی کہتا ہے

عشقے خواہم۔ چہ عشق؟ عشقے ہمہ درد
درے خواہم کہ تاب آن نارد مرد

وحشی دعا مانگتا ہے ؎

کرامت کن درونِ درد پرورد
دلے در وے درون درد ودرون درد

شفائی اصفہانی کا قول ہے ؎

عشاق سر کوئے تو درد دل خود را
از خون جگر بر در و بام تو نویسند

شانی مشہدی ؎

بصیر کوش اگر اہل عزتی شانی
کہ درد و داغ باندازۂ جگر بخشند

حافظ شیرازی نغمہ سرا ہے ؎

درد عشقے کشیدہ ام کہ مپرس
زہر ہجرے چشیدہ ام کہ مپرس

معلوم ہوتا ہے کہ یہان "مپرس" کے مخاطب حضرت فانی کے ساتھی ہین جنھین یہ لوگ "تعلیگ" سمجھتے تھے نہ نبی اسے۔

اب آپ سنئے کہ حضرت فانی کیا فرماتے ہیں :-

راز کو وحشت کو شش کیا چھپاؤ اب
داغ دل پہ کیا گزری نقش ملا ہو کر

"درد" بھی "بیتاب" "بیکس پچا" "آپ ہی نہیں بچے لڑا" راز کو وحشت کا حشر معلوم کر کے آپ سمجھ گئے کوئی بڑی بات نہیں۔ آپ خواہش یہ ہماری طرح بھی روز فہمی ہوتے تو دشواری تھی۔ اب "عشق شد من" ایک عجیب جواب ہے جو سمجھانے پر ضرور نقل ہے۔ دوسرے کا جواب یہ مضمون شروع ہو جاتا ہے اور دو غزل کا مقطع سنئے اور بندہ کا سلام لیجئے :-

یہ رشک محبت کی روداد تھی اے فانی
اک دوست کے پردے میں مارا غم دشمن نے

روداد ہے رشک و محبت کی لڑا اندا جانے غم دشمن نے کیسے مارا۔ اگر یوں کہئے کہ شاعر فانی کے دل میں رشک محبت دونوں ایک ساتھ لوٹتے جھگڑتے وارد ہوئے اور اسی دل کے بیت میں غم دشمن بھی رہتا تھا دوست کو اس سے چشمک تھی۔ پکڑ کے کھینچ کر دست شدند کی کارروائی شروع کر دی گئی۔

ان تاویل میں ہوا کیوں جیسے رشک محبت غم دشمن وغیرہ سب مل کر دل کی روداد میں ترک پہیلی بیجوڑی دکھا رہے تھے۔ عشق کی چوٹ شاعر کا کوئی ہر حال معاذ اللہ کر دیا ہے۔

خدا اردو کی جان پر رحم کرے فقط

خاکسار ابو الحیات مولانا کا وکیل

مولانا شیخ کی نوک جھونک

اقتباس

انجمن اشاعت اردو کے دامن حمایت میں تربیت پایا ہوا ایک تو نہال ہے اسکے آخر بہترین شمارہ شائع ہوئی ہیں۔ یہ تصویر ہمارے سامنے ہے۔ بجلی ہے بامیاں ہمیں اس سے غرض نہیں مگر ہمارے صوبے کے مصیبتوں اور ہماری سیاسی سے تعلق ہے۔ تاریخی شکل دلچسپ ہیں اس نمبر میں سب مضامین سے زیادہ دلچسپ مضمون بے حجابی اور تعلیم نسواں کا دوسرا کا رد ہے جو ہر سال ہر ہمیں ہر کو نہ لکھتا ہے۔ تاریخ ہماری نمبر و مقام اشاعت کے پانچ

حسرت

ایک تماشہ ہوا جو ہماری بہت ہیں۔ لیڈی ڈاکٹر بیگم عبد المنعم ایم۔ اے۔ بی بی

بے پلی بیست کی محنت نہ بلکہ تعلیم اور حقوق نسواں کا حال بہ صورتیں اور سلام اسکے عنوان سے جو مضمون بیگم صاحبہ کی تحریر جا بجا نظر آتا ہے خوب ہے۔ اگر چہ زیادہ تفصیل کا محتاج ہے۔ قرآن مجید میں جن نسوانی حقوق کی حفاظت فرمائی ہے نو لیسندہ مضمون نے دنیا کو انکی طرف توجہ دلائی ہے کہ بیست سالانہ بیگمی میں وہ بہ قرینہ معلوم بیلی بیست میں ہے۔

رستم کی دھاک

ہمارے پرانے دوست مولانا منشی محمد علی صاحب نے پچھلے جونپور میں عرصہ تک جل کشت ہونیکا ارادہ ہے سوچ کچھ کر کیا معنی کہ ہمارے حاجی صاحب نے سفر حج سے بہت دن پہلے ہیں پیچھے بیٹھے گنبد خضرا کی طرف بنگاہ کی دیکھنے والے پر قربانی تھی۔ اب حج کرنے سدھارے تو آپ کے ہوا کے باعث اون میں تمام مولویوں کو دور کے باعث گنبد خضرا کی بنگاہ دیکھنے کی جرات نہ ہوئی جنہوں نے سب تو اب ہم بیٹھے تو دالماس) کو اپنے نوش میں کھینچوانے گنبد کے گرانے کا عزم قصد کر لیا ہے۔ ہاں اب آئی ہے بیادگار آئے ہیں وہ صلاح کیا ہے۔ وہ لوگ یک کھمبا نہیں رہے جو نہیں دیکھ آئے مگر مدینہ منورہ نبوی کے علاوہ واسطے کہیں پہرے کو بے نور ہونے میں اسطرح سے ہوا گئے جسطرح کالی چڑیا کو کرشمے جا دل کو دانہ سے جاتی اور بچارتی پھرتی تھی جو پہرے سے سر اٹھاکے نہیں۔ یا سبز گنبد بھی خدا نخواستہ واژگون ہوا تو یہ قربانی کی دلیل ہوئی وہاں کرکے کلام آتشیں۔ ہیا ہم میں عجیب سی گئی تھی اسے تو خوش ملاوٹ ہو کے لال پیچیرہ ہیں کہ جھن تمنا کی کا نا ت دکھا کے آیا تھا۔

ہنسیا کی سرشت میں کجی ہے

انگلستان کے سرمایہ داروں نے وحشیانہ دشمنی کی بدولت آٹھ گھنٹے مزدوروں سے کام لینے کا قانون تو پاس کرا لیا۔ مگر اجرت کی زیادتی کا بل پیش نہ کیا۔ مگر تو ہنسیا اگر سیدھی ہو تو ہنسیا نہیں۔ مزدوروں نے بھی سٹرائک کر دیا ہے کہ جائیے کچھ ہی ہو یہ ساری کمائی سرمایہ داروں کے پیٹ سے نکال لینے اور قصہ ختم۔ حرام شمشیر نہ ہوتے ہیں کہ چنانچہ جو لائی آخر کو سلسلہ ابھی تک برقرار ہے۔ دس ہزار مزدوروں نے کوئلے کی کانوں پر دھاوا بول دیا۔

آلات صاحب بہادر و بندوق کے علاوہ۔ دوال آنکھیں اپنے تیر توپوں کی پیروں اور گولیاں شامل ہیں۔ بیل بندھے ہو سے معلوم نہیں ہوتی جیسے مارے مطالبات پورے کرنے ہوں گے یہ ہندوستانی شخص

سب خیریت ہے

سر آسٹن چیمبرلین بھی اور ان کی بیس خوردہ دوش ہیں جو برات کے ساتھ چلتے چلتے راستے کے قبرستان میں انجم بیٹھے بیٹھا بیٹھا کہا گردوں سے شرط باندھی کہ آنکھیں ہیں اٹھا رہی اگھر بیٹے ٹکتی ہے یا چپکے سے میں جو کچھ ہے قبرستان تو تھا ہی۔ شب کو وہاں ایک مردہ بغرض دفن آیا۔ انہیں صاحب سمجھے کہ برات دولھن کے گھر پہنچ گئی۔ سہرا کا مجبور ہو۔ حقے کی دستاں منہ سے نکال کے فرمانے لگے۔ "ماشاء اللہ نے یہ دن دکھایا۔ لو وہ جھگڑو دخیں ہم کوئی دینے کی چیز نہیں۔ وہ دن لڑکے جب لوگ ہم کو راجپ لالہ اور تم ہم کے او سیر سمجھتے تھے۔ اب انگریزی راج" آپ کہئے آنتوں پر آنتیں جو ہیں مگر سر آسٹن چیمبرلین دار العوام میں فرماتے ہیں کہ حج میں سب خیریت سے گزرے۔ وہاں کی تفصیل تو معلوم نہیں مگر۔ اس کو مجھے اطمینان ہے کہ حکومت حجاز نے آئندہ مقدسہ کی زیارت بر طانی رعایا کو عمدہ انتظام کے ساتھ کروائی۔ انتظام چاروں جہوں سے درست تھا۔

سر آسٹن چیمبرلین کو بھے بیٹھے کو دعا دیں ورنہ اگر حکومت حجاز کے مہذب منتظمین سے انہیں حیثیت ایک ہندوستانی زائر یا زائرہ کے ساتھ پڑتا تو ہم میاں سے مزاج پوچھتے اگر یہی انتظام تسلی بخش ہے تو اسے ہندوستان میں نہیں بلکہ انگلستان میں رواج دے دو۔ اور دو چار ایسے ہی مہذب منتظم حجاز سے طلب کرو۔ پھر دیکھو تماشہ۔ راہ چلتی لیڈیوں کے سامنے بینٹ کی بنا دکھائی دیں گے اوس وقت تعریف کرو گے تو ہم بھی تائید کریں گے۔ یوں بلبلانا ٹھیک نہیں۔

شاہی دورہ۔ ایران میں خبر ہے کہ بیاسی لاکھ گیارہ لاکھ شاہی مصارف شاہی اور اس کی نصف رقم شاہزادوں کے وظیفے اور ان کیلئے پارلیمنٹ ایران نے منظور کی ہے۔ ایران میں اگر چہ کروڑ میں لاکھ کا جوا ہے پھر بھی یہ بڑی رقم ہے۔

مایوس نہ ہو

اگرچہ اشتہاری ادویہ نے لوگوں کو بدظن کر دیا ہے مگر ہم آپ کو موقع دیتے ہیں کہ طلائے عجیب بطور نمونہ صرف ۵ یوم کے لیے قیمتی ۴ آنہ علاوہ محصول کے طلب فرمائیں اور عرصہ میں یہ حیرت انگیز طلا بلا آبلہ ڈالے عضو مخصوص کو موٹا قوی اور دراز کر کے خمی کجی لاغری سستی کوتاہی نیز ...... کے منحوس اثرات کو دور کر کے دوبارہ شباب کا لطف پیدا کر دے تو بقیہ ۱۶ یوم کے لیے طلا صرف دو روپیہ آٹھ آنہ طلب فرمائیں اور یوم تک ...... سے پرہیز کریں خواہ دل و مجبور بھی کرے پوری شیشی کے ہمراہ حبوب مقوی باہ و دافع جریان قیمتی ۴ مع بل مفت دی جاتی ہے۔ جو کوئی پوری شیشی برائے ۲۱ یوم مع محصول طلب فرما کر خریدار ہو گا پوری شیشی کے خریدار سے بصورت عدم فائدہ کل قیمت اور دس سال کے اندر اندر زائل ہونے کی صورت میں دوبارہ مفت بھیجنے کا وعدہ۔ منیجر دواخانہ خلیل العلاج لکھنؤ

نمونہ بازی

ایک وبا ہے جسے نمونہ بازی کہتے ہیں۔ عموماً لوگ روپیہ اپنے اور دوسروں کے ہاں برباد کرتے اور پرچہ دیکھ کے خاموش ہو رہتے ہیں۔ یہ امر مبہم رہتا ہے کہ پسند آنا تو دوسری بات ہے مضامین سمجھ میں بھی آئے یا نہیں ہر پرچہ میں نئے مضامین ہوتے ہیں یہ ممکن ہے کہ یہ پرچہ آپ کے مذاق کے موافق نہو لہذا بہتر یہی ہے کہ ایک ششماہی کے خریدار بن جائیے اور حضرت اودھ پنچ کے علمی فیوض سے محض ایک نمبر دیکھ کے محروم نہ رہیے۔

آئندہ نمونہ بھیجا نہ جائے گا۔ قیمت ششماہی تین روپیہ بذریعہ منی آڈر روانہ کیجیے۔ وی پی نہ منگائیے بشرط پسند ۲ ہفتے کے اندر بقیہ دو روپیہ بھیجنے پر میعاد ششماہی کی توسیع سال بھر کے لیے کر دی جائے گی۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو کف۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ درد پیٹ۔ دمہ۔ قے۔ دست۔ سنگرہنی۔ انفلوئنزا وغیرہ جملہ امراض کے لیے خوش ذائقہ دوا ہے جو صرف پانی میں چند قطرے ڈال کر دینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتے ہیں قیمت ۸ ہر جگہ بکتا ہے۔

دودھ گنج کیسری بچے دار کو بالچلین کے چڑھ سے لکھنے والی لاثانی دوا قیمت ۸

بال سدھا بچوں کی کمزوری کو دور کر کے بدن کو مضبوط فربہ اور پھرتیلا بنانے والی گھٹی دوا قیمت ۱۲

ڈاک خرچ علیحدہ لگے گا

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب | بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ اندر چند اینڈ کو لکھنؤ

ہمارے یہاں کے سول ایجنٹ الف مرزا اینڈ سنس کھجوا لکھنؤ

دوزخ کا نمونہ

دیکھنا چاہو تو اس گھر میں جاؤ جہاں مرد عورت سے کمزور ہو یا دونوں کمزور جسم والوں کے اولاد بھی پیدا نہیں ہو گی۔

فیٹا

اس عیب کو دور کرتا ہے اس کے استعمال سے فربہی اور دوڑنی پیدا ہو جاتی ہے اور انسان ہر طرح مکمل ہو جاتا ہے دکھایا نہیں بلکہ کھلا یا جاتا ہے۔ کوئی تکلیف اور پرہیز نہیں

قیمت نمبر ۱ برائے عوام تین روپیہ آٹھ آنہ

نمبر ۲ برائے روسا دس روپیہ آٹھ آنہ

ہمارے عجیب غریب تحفوں کا حال ضرور منگا کر دیکھیے۔

مد پیسہ کا کارڈ بیکار نہیں جائیگا جواب دیا جاوے

پتہ رسائن گھر شاہجہانپور

مبلغ بیس روپیہ کا نقد انعام

مجھے نذر عرض ہے کہ عام و خیرا شاعت کیوجہ سے ..... پارسل تیار کرائے گئے ہیں ...... کتابیں ہیں ...... جس میں متعدد علماء ...... اور سیکڑوں مفید باتیں ہیں ...... کیسا ہی سنگدل معشوق ہو عاشق کا مطیع ہو جائے ...... مشکل ہو انکی برکت سے تمام کاموں میں کامیابی ...... اور ...... پارسلوں میں سے ...... تقسیم کر کے بقیہ ۱۰ پارسلوں میں ملا دیے گئے ہیں جس سے انعامی پارسلوں کا پتا نا ممکن ہو گیا۔ جو صاحب قسمت آزمائی چاہتے ہیں ایک کارڈ آج ہی لکھ کر فوراً انعامی پارسل مع محصول ڈاک ...... طلب فرمائیں۔ جلدی انعامی پارسل خریدیے ورنہ بعد اختتام کف افسوس ملنا پڑے گا۔ ...... اردو شریعت نا جائز ہے۔

تحفۃ العوام ...... جناب سید محمد باقر صاحب ...... قیمتی ۴ ہر

منیجر اردو بک ایجنسی لکھنؤ سے طلب فرمائیے

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

کی

منظوم سفرنامۂ عراق

عجیب عجیب نظم ہے ...... اور شاعر کی شاعرانہ استادی سے فائدہ اٹھائیے۔ قیمت فی جلد ...... ۶ ہر

ٹکٹ بھیج کر بھیجیے وی پی اور منی آرڈر ...... ۴ ہر۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ہر بیماری کا علاج خود کر لو

جو صاحب حکیم ...... ہدایت کی بنائی ہوئی کتاب مجربات مسمی ...... کا نمونہ ملاحظہ کر لیجیے وہ بچوں و غیرہ و مردوں کی ہر ایک بیماری کا علاج نہایت ہی عمدگی کے ساتھ کرنے کے قابل ہو جائیں گے اور اگر وہ چاہتے تو اسکے ذریعہ سے دو علاج میں سیکڑوں روپیہ کما سکتے ہیں ہر ایک بیماری کے دو دو ایک نسخے مندرج ہیں جو کو ڑیوں میں تیار ہوتے اور اشرفیوں کے فائدے دکھلاتے ہیں قیمت فی کتاب ...... اگر دو پیسہ علاوہ محصول چار رکھ ...... ایک ساتھ خریدے تو ہر ایک کے ساتھ مفت دی جو صاحب ...... اردو ...... کے نام مع پورے پتہ کے لکھ کر بھیجیں گے انکو چراغ صحت نامی رسالہ مفت بھیجا جائے گا۔

المشتہر

منیجر دفتر چراغ حکمت علیگڑھ شہر (یو پی)

۱۹۳۶

رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳ - اودھ پنچ لکھنؤ